تدوین کیا ہے؟روایت و مسائل

تحریر

شاہد اسرار

رول نمبر

۴۰-FLL/PHDURD/F-۱۳

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

اسلام آباد

تدوین کیا ہے؟روایت و مسائل[1]

تدوین کو بیان کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ 'متن' کے معنی متعین کیے جائیں۔ڈاکٹر خلیق انجم متن کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

> جس مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تحریر کو متنی نقاد مرتّب کرنا چاہتا ہے اسے متن کہتے ہیں۔ متنی نقاد کے لیے شاہ مبارک آبرو کا غیر مطبوعہ اور مومن کا مطبوعہ دیوان دونوں ہی متن ہو سکتے ہیں۔(۱)

آگے وہ متن کی بعض خصوصیات کا ذکر کرتا ہے کہ متن کے لیے ضروری ہے کہ وہ مطبوعہ ہو، زبانی روایت کو متن کا درجہ نہیں مل سکتا۔یہ تحریر پتھر، دھات، چمڑا،لوح کسی بھی چیز پر تحریر ہو سکتی ہے۔ متن نظم و نثر دونوں ہو سکتے ہیں۔ متن کے لیے زمانے اور وقت کی بھی کوئی قید نہیں یہ ہزاروں سال پرانی بھی ہو سکتی ہے اور ہمارے زمانے کی بھی۔یہ چند سطروں کی مختصر تحریر بھی ہو سکتی ہے او ہزاروں صفحات پر مشتمل کوئی کتاب بھی ہو سکتی ہے۔

خلیق انجم متنی تنقید کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے:

> متنی تنقید کا اصل مقصد ختی الامکان متن کو اصل روپ میں دوبارہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اصل روپ سے مراد وہ روپ ہے جو متن کا مصنف اپنی تحریر کو دینا چاہتا تھا۔(۲)

تدوین تحقیق کا ایک اہم شعبہ ہے اور خاص کر ان زبانوں میں جن میں ادبی سرمایہ زیادہ تر مخطوطوں کی صورت میں پڑا ہو،اب ان خطی نسخوں کی چھان پھٹک اور ان کو اپنی اصلی صورت میں بازیافت کرنے کا نام تدوین ہے۔تحقیق کی اصطلاح میں اس کاوش کو 'منشائے مصنف' بھی کہتے ہیں۔ متن کو منشائے مصنف کے مطابق بازیافت کرنے کا نام تدوین کہلاتا ہے۔ انسا ئکلو پیڈیا آف بریٹا نیکا کے مطابق:

> Textual criticism, the technique of restoring texts as nearly as possible to their original form. (۳)

یعنی کسی متن کو اپنی اصل صورت میں بازیافت کرنے کا نام متنی تنقید یا تدوین کہلاتی ہے۔

انسائکلو پیڈیا آف انکارٹا متنی تنقید(تدوین) کی دو تعریفیں کرتا ہے:

> Study of manuscripts: the study of a group of manuscripts, especially of the Bible or works of literature, in order to determine which the original or most authentic one is. Literary analysis: the critical study of a work of literature involving a detailed analysis

of the way in which it was written, e.g. its context, use of language, and principal themes. (۴)

پہلی تعریف انکارٹا نے بائبل کے حوالے سے کی ہے کیوں کہ اس کتاب کے کئی نسخے دستیاب ہیں اور تمام نسخے ایک دوسرے سے بیش تر متفاوت ہیں ۔اس لیے سب سے پہلے یہ اصطلاح بائبل کی تدوین کے لیے استعمال ہوئی کہ فیصلہ ہو سکے کہ کونسا نسخہ اوریجنل اور اصل کے قریب تر ہے۔ اس کے علاوہ اس کے معنی ادبی تجزیہ کے بھی لیے جا تے ہیں جو اس وقت ہمارے مطالعہ سے باہر ہے۔مشرق میں تدوین انہی معنوں میں مروّج ہے جو بائبل کے حوالے سے تحریر ہوئے ہیں۔

ڈکشنری آف لٹریری ٹرمز نے تو اس چھان بین میں مصنف کی تحقیق کو بھی شامل کیا ہے ،یعنی کسی متن کے اصل مصنف کو معلوم کرنا بھی تدوین کے زمرے میں آتا ہے:

textual criticism A branch of scholarship which is devoted to the study
and analysis of extant texts in order to determine authorship and Authenticity and, where there is a multiplicity of texts of one work, to Determine which one is the 'best' or the’ original'. (۵)

ان تمام تعریفوں سے ایک اور بات جو واضح ہوتی ہے وہ یہ بھی ہے کہ ان متون کی تعداد زیادہ ہو جس میں صحیح تک پہنچا جا سکے۔

آکسفورڈ دکشنری نے تدوین کی تعریف میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ یہ عالمانہ تحقیق و تدقیق اس لیے کی جا تی ہے کہ کسی تحریر(مخطوطہ یا طبع کام) کو کاتب کی غلطیوں یا ملاوٹ سے پاک کیا جا سکے، تاکہ تحریر منشائے مصنف کے مطابق ہو جائے۔آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق:

Textual criticism, a branch of literary scholarship that attempts to
Establish the most accurate version of a written work by comparing all

Existing manuscript and/or printed versions so astore construct from
Them the author's intention, eliminating copyists' and printers' errors
And any corrupt in. (٦)

ڈاکٹر گیان چند' کاترے 'کے حوالے سے تدوین کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> متنی تنقید کے معنی صحیح متون کے طے کرنے میں دانش انسانی کی ماہرانہ اور باضابطہ کا روائی کے ہیں-(۷)

متن وہ تحریر ہوتی ہے جسے کوئی محقق ترتیب دینا چاہتا ہے یہ تحریر تخلیقی اور غیرتخلیقی دونوں قسم کا ہو سکتا ہے۔ آگے گیان چند متنی تنقید کی اصطلاح پر تنقید کرتا ہے کہ اس اصطلاح میں لفظ تنقید کے اردو میں محصوص معنی متعین ہوئے ہیں ،جس کا مطلب کسی مخصوص متن کی قدر بندی ہے، اور تدوین میں قدر بندی اور قدر سنجی سے زیادہ کسی متن کی ترتیب و تدوین اور اس کے اصل صورت میں باز یافت کرنا ہوتا ہے اس لیے اردو میں اس کے لیے تدوین کا لفظ استعمال کرنا چاہتے ہیں-(۸)

لفظ تنقید کے معنی صرف قدر سنجی نہیں ہے بلکہ تدوینی معنی بھی اس مین شامل ہے، اس لیے انگریزی میں تدوین کے لیے' Textual criticism' کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے اس کے لیے ایک اور اصطلاح ' Higher criticism' کی اصطلاح بھی استعمال ہوتی ہے-اس لیے ان اصطلاحات کو ہم بیک جنبش قلم رد بھی نہیں کرسکتے لیکن اب چوں کہ ترتیب اور تدوین کی اصطلاح مشہور اور معروف ہو چکی ہے اس لیے اشتباہ سے بچنے کے لیے اس کا استعمال ناگزیر ہو جا تا ہے۔

تدوین کی اہمیت:

ایک زمانے تک تدوین کو تحقیق کے ایک ذیلی شعبے کے طور پر جانا گیا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ تدوین کا کام تحقیق سے پہلے ہے کیوں کی صحیح متون پر صحیح تحقیق کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ رشید حسن خان تدوین کی اہمیت کے متعلق بتاتاہے:

> اس زمانے میں تدوین کی ضرورت اور اس کی اہمیت کا احساس عام ہوا ہے۔ اس بات کو بھی محسوس کیا گیا کہ تحقیق کی طرح، اس کے بھی محسوس مسائل،آداب اور ضابطے ہیں۔ ورنہ اس سے پہلے کچھ یہ خیال دلوں میں بیٹھ گیا تھا کہ تحقیق اصل چیز ہے اور تدوین،اسی کی ایک شق ہے۔ اس کو نسبتاً معمولی کام سمجھا جاتا تھا۔مختصر یہ کہ تحقیق کے مقابلے میں اس کی حثیت ثانوی تھی۔(۹)

تاریخی تحقیق میں اس بات کی بہت اہمیت ہوتی ہے کہ جس شخص کے افکار و خیالات کو ہم پیش کر رہے ہیں کیا یہ اس زبان میں ہیں جس میں مصنف نے تحریر کیا تھا یا اس کے الفاظ میں تحریف ہوئی ہے۔ تحریف کی وجہ سے معنیاتی تبدیلیوں کو ہم روک نہیں سکتے جو آخر کا ر گمراہی کی طرف لے کے جائے گی۔ڈاکٹر نذیر احمد اس بات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

> تاریخی تحقیق میں سب سے زیادہ اہمیت"متن" کی ہوتی ہے۔ ماضی کے افراد کے افکار و خیالات جو ہمارے سامنے آتے ہیں، وہ تحریری شکل میں ہوتے ہیں اور جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ یہ تحریر ہر طرح کے سقم سے پاک ہے، اس وقت تک ہم نہیں کہ سکتے کہ جو کچھ ہمارے سامنے ہے بعینہ فلاں شخص کے افکار وخیالات ہے۔(۱۰)

تدوین متن کے چار بڑے ادوار:

پہلا دور یونانی اور لاطینی نسخوں کی تدوین کا ہے۔(۱۱) اس دور میں ہومر کے شہرہ آفاق رزمیے 'ایلیڈ' اور 'اوڈیسی' کو مدون کیا گیا اس کے علاوہ یونانی ڈرامہ نگاروں کے بعض ڈرامے بھی مدون ہوئے مغرب میں اس فن کے لیے' متنی تنقید' کی اصطلاح مروج ہوئی جس کے اصول و ضوابط پر ایف، دبلیو، ہال نے ایک کتاب:
Companion to classical text (Oxford, 1913) لکھی۔

دوسرا دور سنسکرت متون کی تدوین کا ہے، جس میں بالخصوص وید، پران،رامائن اور مہا بھارت کو مدون کیا گیا کیوں کہ یہ متون زمانہ قبل تاریخ

سے چلی آرہی تھی۔ سنسکرت ادبیات کے شاہکار بھی مدون ہوئے جس میں کالی داس کا ڈرامہ شکنتلا بھی شامل ہے، لیکن اب بھی کا لی داس کی زندگی کا زمانہ پورے طور پر متعین نہیں ہے۔

تیسرا دور انگریزی متون کا ہے، اگر چہ انگریزی ادب میں غیر مطبوعہ متون بہت کم رہا ہیں لیکن پھر بھی شیکسپئر کا کام تدوین کا متقاضی ہوا ہے۔ انگریزی زبان کے مشہور ادیب چاسر کے کام کو دو مدونوں نے 80 مخطوطات کی مدد سے آٹھ جلدوں میں مدون کیا ہے۔

چوتھی روایت عربی،فارسی اور اردو کی روایت ہے۔گیان چند کے مطابق یہ روایت اتنی مستحکم نہیں جتنی پہلی تین ہے۔(۱۲) بیسویں صدی میں انگریزی اصولوں کو دیکھ کر تدوین متن کے اصول بنائے گئے۔ اردو میں عالمانہ تدوین کی ابتدا محمود شیرانی اور مولانہ عرشی نے کی۔اردو میں ابھی تک بہت سے متون مدون ہی نہیں کیے گئے ہیں اور جو متون مدون کی گئی ہے وہ بھی بعض بوجوہ ناقص رہ گئی ہے جسے دوبارہ مدون کرنا ضروری ہے۔

یہاں ایک بات کا ذکر کرنا بے محل نہ ہوگا کہ یہ بجا ہے کہ تدوین کے جدید اصول انگریزی سے آئے لیکن مسلمانوں میں ابتدا ہی سے تدوین کے شاہکار موجود ہے جس میں ایک مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید بھی ہے۔ اس کتاب کا متن جو حضورؐ کے زمانے میں تھاآج بھی بعینہ وہی ہےڈاکٹر نذیر احمد کے مطابق:

> یہاں پر تحقیق متن کے عالم کے ایک معجزے کا ذکر بے محل نہ ہوگا۔ صحت متن کی بے پناہ دشواریوں اور اس کے کسوٹی کی سختی کا خیال آتے ہی قرآن کی مثال ہمارے سامنے آتی ہے۔ یہ کتاب صحت متن کے لحاظ سے بھی اعجاز ہے،کیوں کہ قرآن کریم کا وہ نسخہ جو حضرت رسالت مآبؐ کے دور میں رائج تھا اور جو آج رائج ہے، ان دونوں میں سر مو فرق نہیں۔خیالات وزبان کا کیا ذکر اس کے حرکات اور اوقاف و رموز تک وہی ہے جو حضرت محمدؐ کے دور میں تھے۔(۱۳)

اس لیے گیان چند کی یہ بات کہنا کہ وہاں کہ مسلمان اس علم سے بلکل نابلد تھے تھوڑی سی زیادتی ہوگی۔ کیوں کہ اگر وہ اس علم سے نابلد تھے تو پھر کس طرح قرآن و حدیث کی صورت میں صحیح متون کا بیش بہا خزانہ

وجود میں آیا۔بلکہ عبدالحمید خان عباسی کے مطابق تدوین و تحقیق کی طرح مسلمانوں نے ڈالی اور نقد متن کے لیے 'روایت' و 'درایت' کے اصول متعن کیےاس کے مطابق:

> اس سے مراد محدثین حضرات کے وضع کردہ وہ سنہری قواعد و ضوابط ہیں جن کے ذریعہ راویان(ناقلین) حدیث کے متعلق تحقیق کی جاتی ہے کہ وہ کس معیار کے لوگ ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیے کہ ان اصولوں کی روشنی میں سند حدیث کی چھان پھٹک کی جاتی ہے۔ اس چھان بین کو'خارجی نقد' یا 'نقد سند' کہتے ہیں جبکہ متن حدیث کی چھان بین کو ' داخلی نقد ' یا 'نقد متن ' کہتے ہیں۔ اس کا ذکر اصول درایت کے تحت آئے گا۔(۱۴)

اردو میں تدوین متن کی روایت

تحقیق و تنقید متن پر انگریزی میں تو بہت زیادہ کتا بیں ملتی ہے لیکن اردو میں اس فن پر بہت کم کتا بیں لکھی گئی ہے ڈاکٹر ابرار عبدالسلام ان کتابوں کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے:

> پہلی قسم کی کتابوں میں وہ کتا بیں شامل ہیں جو تحقیق وتدوین پر منضبط کام کو پیش کرتی ہیں۔ ان میں ڈاکٹر خلیق انجم کی' متنی تنقید' ڈاکٹر تنویر احمد علوی کی' اصول تحقیق و ترتیب متن' ڈاکٹر گیان چند کی ' تحقیق کا فن' ڈاکٹر تبسم کاشمیری کی' ادبی تحقیق کے اصول' اور ڈاکٹر نذیر احمد کی 'تصحیح و تحقیق متن ' قابل ذکر ہیں۔ دوسری قسم کی وہ کتابیں ہیں جو ایک ہی مصنف کے مختلف مقالات پر مشتمل ہیں۔ اول الذکر کتابوں میں قاضی عبدالودود کی ' اردو میں ادبی تحقیق کے بارے میں' رشید حسن خان کی ' ادبی تحقیق مسائل اور تجزیہ' ڈاکٹر معین الدین عقیل کی ' اردو تحقیق صورت حال اور تقاضے' اور ڈاکٹر حنیف احمد نقوی کی ' تحقیق و تدوین مسائل و مباحث' اور ثانی الذکر کتا بوں میں ایم سلطانہ بخش کی ' اردو میں اصول تحقیق' عابد رضا بیدار کی' تدوین متن کے

مسائل' عبدالستار دلوی کی' اردو میں ادبی اور لسانی تحقیق۔ اصول اور طریق کار' ڈاکٹر تنویر احمد علوی کی ' آزادی کے بعد دہلی میں اردو تحقیق' اور رفاقت علی شاہد کی' تحقیق شناسی شامل ہیں۔(۱۵)

علی گڑھ تحریک نے جو علمی اور سائنسی فضا تیار کی اس سے اردو تحقیق کو تقویت ملی اور تحقیق کے میدان میں رجحان ساز ادیب سامنے آئے جن میں محمود شیرانی،ڈاکٹر عبدالحق، مولوی محمد شفیع،قاضی عبدالودود،مسعود حسن رضوی، اور امتیاز علی عرشی کے نام شامل ہے۔(۱۶)
ڈاکٹر فحرالحق نوری شمارہ بازیافت کے اداریے میں اردو تحقیق و تدوین کی روشن روایت کو محمود شیرانی سے جوڑتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

> گزشتہ عشرے میں بازیافت نے تحقیق و تدوین اور تحلیل و تجزیہ کی اس عظیم علمی و ادبی روایت کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اس میں قابلِ قدر اضافے بھی کیے، جس کی بنیاد اردو میں تحقیق کے معلّم اوّل حافظ محمود شیرانی نے رکھی تھی اور جو بالعموم یونیورسٹی اورینٹل کالج اور بالخصوص اس کے شعبۂ اردو کی شناخت رہی ہے۔ اس اعتبار سے بازیافت مذکورہ روایت کا درخشاں امین اور روشن مظہر ثابت ہوا ہے۔ خدا نے چاہا تو دونوں لازم و ملزوم بن کر ہمیشہ جاری و ساری رہیں گے اور جو بد بین و بداندیش ان کی شکست و ریخت کے خواب دیکھ رہے ہیں، وہ خود تو ضرور شرمندہ ہوتے رہیں گے، ان کے خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکیں گے۔(۱۷)

ڈاکٹر عطش درّانی اردو تحقیق کو تین دبستانوں میں تقسیم کرتے ہیں:

پہلا دبستان

تحقیق وتدوین کا پہلا دبستان سرسید سے شروع ہوتا ہے۔ اس دبستان میں آزاد ،حالی اور شبلی جیسے محقیقن شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب رشید حسن خان کے حوالے سے کہتا ہے:
رشید حسن خان نے اسے اردو کا مروّج دبستان قرار دیا ہے جس میں روایات جوں کی توں قبول کرلینا اور تحقیق کا مقصد محض حقائق کی بازیافت قرار دینا ہے۔ اس میں بہر کیف و بہر حال اپنے نقطۂ نظر کی تائید میں“ کوائف جمع

کرنے کا عمل انجام دیا جاتا ہے۔یہی وہ قدیم انداز تحقیق تھا جو مذہبی اداروں کی دین تھا۔تحقیقی بصیرت اور درک اس کا بھی لازمہ ہے۔مولوی عبدلحق، ڈاکٹر وحید قریشی، مسعود حسن خان، ڈاکٹر گیان چند وغیرہ اسی دبستان سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں محققین میں سے ہیں۔(۱۸)

اس دبستان کے متعلق وہ مزید رقم طراز ہیں کہ یہ لوگ تحقیق کے طریقوں کو اصول قرار دیتے ہیں۔ گیان چند کی کتاب **تحقیق کا فن** اسی طریق تحقیق پر مبنی ہے۔ اس مکتب کو وہ ”تالیفی دبستان “ کا نام دیتے ہیں اور اضافہ کرتے ہیں کہ ان کا طریق کار اور اصول دور جدید کے تقاضوں کے لیے قابل قبول نہیں۔

دوسرا دبستان

ڈاکٹر عطش درّانی کے مطابق دوسرا دبستان اصل ماخذوں سے کوائف اکھٹا کرکے ان کا تجزیہ تنقیدی اصولوں کے مطابق کرتے ان کے تحقیق کا مقصد کوئی نظریہ قائم کرنا ہوتا تھا۔اس دبستان کی ابتداء ڈاکٹر لائٹنر نے کی۔ اردو میں حافظ محمود شیرانی اس کے معلّم اول ہے اور قاضی عبدالودود کے سوا کسی نے اس کی پیروی نہ کی۔ڈاکٹر صاحب کے مطابق کسی حد تک مشفق خواجہ، خلیل الرّحمٰن داؤدی اور رشید حسن خان نے اس کی پیروی کی۔ڈاکٹر معین الدین عقیل بھی اس کی تائید اور تبلیغ کرتے رہے۔ اس دبستان کو ”انتقادی دبستان“ کہا جاتا ہے۔

تیسرا دبستان

تیسرے مکتب فکر یا رجحان کو” جدید سائنسی تحقیق“ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس طریقے میں مسئلہ یا فرضیہ قائم کیا جاتا ہے اور سائنسی اصولوں کے مطابق اس کی جانچ پرکھ کی جاتی ہے۔ اردو اب میں ابھی تک کوئی ایسا ادیب سامنے نہیں آیا جو سائنسی اصولوں کو مد نظر رکھ کر کوئی تحقیق کرسکے۔

حواشی

(۱)خلیق انجم، متنی تنقید، خرام پبلی کیشن، دہلی: 1967ء، ص، 17-

(۲)خلیق انجم، متنی تنقید، خرام پبلی کیشن، دہلی: 1967ء، ص، 19-

(۳)http://www.britannica.com/EBchecked/topic/589489/textual-criticism.

(۴)Microsoft® Encarta® 2009. © 1993-2008 Microsoft Corporation. All rights reserved.

(٦) Baldick, Chris, oxford concise dictionary of literary terms, oxford university press, 2001.

(۷) گیان چند، ڈاکٹر، تحقیق کا فن، مقتدرہ قومی زبان، طبع سوم،2007ء، ص، 397-

(۸) گیان چند، ڈاکٹر، تحقیق کا فن، مقتدرہ قومی زبان، طبع سوم،2007ء، ص، 397-

(۹)رشید حسن خان، تدوین اور تحقیق کے رجحانات، مرتبہ،ڈاکٹر سلطانہ بخش،مغربی پاکستان اردو اکیڈمی،لاہور: 2009ء، ص، 131-

(۱۰) نذیر احمد،ڈاکٹر، تحقیق و تصحیح متن کے مسائل، مرتبہ،ڈاکٹر سلطانہ بخش،مغربی پاکستان اردو اکیڈمی،لاہور: 2009ء، ص، 143-

(۱۱) گیان چند، ڈاکٹر، تحقیق کا فن، مقتدرہ قومی زبان، طبع سوم،2007ء، ص، 399-

(۱۲) گیان چند، ڈاکٹر، تحقیق کا فن، مقتدرہ قومی زبان، طبع سوم،2007ء، ص،400-

(۱۳)نذیر احمد،ڈاکٹر، تحقیق و تصحیح متن کے مسائل، مرتبہ،ڈاکٹر سلطانہ بخش،مغربی پاکستان اردو اکیڈمی،لاہور: 2009ء، ص، 143-

(۱۴) عباسی، عبدالحمید خان، اصول تحقیق، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، طبع دویم، 2012ء، ص، 32-

(۱۵) حنیف نقوی، پرو فیسر، تحقیق وتدوین مسائل و مباحث، بیکن بکس، ملتان: 2012ء، ص، 10-

(١٦) سلطانہ بخش، ڈاکٹر،ادبی تحقیق، تحقیقات کی رفتار اور جائزہ،اردو میں اصول تحقیق، مرتبہ،سلطانہ بخش،مغربی پاکستان اردو اکیڈمی،لاہور: 2009ء، ص، 199-

(١٧)http://fridayspecial.com.pk/17786 .

(١٨) عطش درّانی، ڈاکٹر، اصول ادبی تحقیق،لاہور: نذیر سنز ایجو کیشنل پبلشر، 2011ء، ص، 86-